معاویہ بخاری حفظہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز سے قبل راقم نے اُن کی دینی اور سماجی خدمات اور روشن کردار پر چند منٹ خطاب کیا۔ احرار کارکنوں کے علاوہ مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے اور بہت سے حضرات جنازہ میں شریک تھے، وہ بہت ہی مخلص، پیارے، ہنس مکھ اور دیانت دار انسان تھے۔ ہمارے خاندان سے انہوں نے جتنی محبت کی ہے وہ لازاوال ہے اور یہ محبت و تعلق ایک دو برس کا معاملہ نہیں چالیس برس پر محیط ہے۔ ہمیں اُن سے کبھی شکایت نہیں ہوئی۔ بہت ہی باحیا اور اخلاق والے انسان تھے۔ان کے انتقال پر ہمارے تمام گھروں میں سوگ تھا۔ نماز جنازہ کیلئے جانے لگا تو میری والدہ ماجدہ سیدہ بنت امیر شریعت مدظلہا عصر کی نماز کیلئے مصلیٰ پر تشریف فرما تھیں۔ شدت غم سے وہ اپنے آنسوؤں پر ضبط نہ کر سکیں فرمایا:

"مجھے بالکل ایسا لگتا ہے مستری عبداللہ نہیں میرا بھائی مر گیا ہے۔اب اس شہر میں دوسرا عبداللہ بھی کوئی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو منور فرمائے۔ (آمین)

محترم عبدالواحد بیگ مرحوم:

محترم عبدالواحد بیگ مرحوم گزشتہ ماہ طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے وہ ملتان کے نامور پینٹر اور آرٹسٹ تھے۔ عہد شباب میں سینما کے بورڈ لکھتے تھے۔ انہی دنوں حضرت مولانا احمد علی لاہور رحمتہ اللہ علیہ سے کہیں ملاقات ہو گئی۔ بس پھر بیگ صاحب کی کایا پلٹ گئی۔ داڑھی رکھ لی صوم وصلوٰۃ کے پابند ہو گئے۔ کوئی غیر شرعی عبارت نہ لکھتے۔ مساجد و مدارس کے بورڈ، دینی نعروں پر مشتمل بینر وغیرہ لکھتے اور رزق حلال کماتے بہت خوبصورت لکھنے والے تھے۔ ان کے دینی جذبے کا یہ عالم تھا کہ برش اور ڈول ہاتھ میں لے کر نکلتے اور ملتان شہر کی جو دیوار سب سے اچھی اور قابل توجہ نظر آتی اس پر کوئی عبارت لکھ دیتے۔ ایک عبارت انہوں نے چوک گھنٹہ گھر میں کارپوریشن کی دیوار پر لکھی تھی جو چہار جانب سے آنے والے لوگوں کی توجہ کا مرکز بنی رہی آخر "معززین شہر" نے اسے مٹا دیا۔ عبارت یہ تھی:

۱۔ کنجر کوئی ذات نہیں۔ ہر بے غیرت کنجر ہوتا ہے

۲۔ رشوت شرعاً حرام، قانوناً جرم اور اخلاقاً ظلم ہے

۱۹٦۲ء میں "جشن ملتان" کے نام پر قاسم باغ میں میلہ لگا تو سارا ملتان کی دیواریں اس کی مذمت پر مشتمل نعروں سے سیاہ کر ڈالیں۔ قاسم باغ کے دروازے پر بیٹھ گئے، حضرت مفتی محمد عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ بھی ان کے ساتھ تھے۔ جشن میں جانے والے لوگوں کو منع کرتے رہے کہ یہ جشن دین کے خلاف ہے۔ اللہ کے لیے اس میں جانے سے رک جاؤ۔ بنیاد پرست، خاموش مبلغ اور عبدالواحد المرحوم کے نام سے کئی دینی رسائل میں ان کے چھوٹے چھوٹے مضامین چھپتے۔ زندگی کے آخری دس بارہ سال وہ اپنے آپ کو المرحوم لکھتے رہے۔ "نقیب ختم نبوت" میں شروع دن سے وہ اپنی تحریریں بھیجتے رہے اور چھپتی رہیں۔ احباب ہم سے پوچھتے یہ خاموش مبلغ کون ہیں، یہ بنیاد پرست اور المرحوم کون صاحب ہیں؟ میں جواب دیتا ایک سچا مسلمان ہے جس کو اپنے نام سے نہیں کام سے غرض ہے۔ تمام بیٹوں کو قرآن کا حافظ بنایا اور دین کا عالم